مرحوم کی منت مانے ہوئے اعتکاف کا فدیہ دینے کا حکم؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:FSD 8800 تاریخ:08-03-2024

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک شخص نے رمضان کے آخری عشرہ کے اعتکاف کی منت مانی، لیکن کسی عذر کی وجہ سے اعتکاف نہ کیا، یہاں تک کہ منت پوری کیے بغیر اس شخص کا انتقال ہو گیا اور بوقتِ انتقال اس کی ادائیگی وغیرہ کی کوئی وصیت بھی نہیں کی، تو کیا اس کے بالغ ورثاء اپنی ذاتی رقم سے اس شخص کی طرف سے نماز، روزہ کی طرح اس منتِ اعتکاف کا فدیہ بھی ادا کر سکتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

جس شخص نے رمضان کے آخری عشرہ کے اعتکاف کی منت مانی، لیکن منت پوری کیے بغیر اس کا انتقال ہو گیا، تو اس کے بالغ ورثاء اپنی طرف سے اس مرحوم شخص کی منتِ اعتکاف کا فدیہ بھی ادا کر سکتے ہیں، بلکہ یہ تو اس کی قبر و آخرت کی مدد ہو گی اور خود یہ ورثاء بھی اجر و ثواب کے مستحق ہوں گے اور اس کا فدیہ ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اعتکاف کے فدیہ کی نیت سے کسی مستحقِ زکوۃ کو ہر روز کے اعتبار سے ایک، ایک صدقہ فطر کی مقدار فدیہ ادا کریں۔

میت کی طرف سے منتِ اعتکاف کا فدیہ ادا کرنے کے متعلق فتاوی عالمگیری میں ہے:”لو نذر اعتکاف شھر فمات اطعم لکل یوم نصف صاع من برّ او صاعًا من تمر او شعیر ان اوصی کذا فی

السراجية ويجب عليه ان يوصى هكذا فى البدائع وان لم يوصِ واجازت الورثة جاز ذلك "یعنی اگر کسی شخص نے ایک مہینے کے اعتکاف کی منت مانی، پھر (منت پوری کیے بغیر) مر گیا، تو کسی شرعی فقیر کو ہر دن کے بدلے نصف صاع گیہوں یا ایک صاع چھوہارے یا جَو (یعنی ایک صدقہ فطر کی مقدار فدیہ) دیا جائے، جبکہ مرنے والا وصیت کر گیا ہو، بلکہ مرنے والے پر وصیت کر جانا واجب ہے اور اگر اس نے وصیت نہیں کی تھی، مگر (بالغ) ورثاء نے اپنی طرف سے فدیہ دے دیا، تو یہ بھی جائز ہے۔

(الفتاوی الھندیہ، جلد1، صفحہ214، مطبوعہ کوئٹہ)

علامہ علاؤالدین حصکفی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1088ھ/1677ء) لکھتے ہیں: "الحاصل: ان ما كان عبادة بدنية فان الوصى يطعم عنه بعد موته عن كل واجب كالفطرة والمالية كالزكاة يخرج عنه القدر الواجب والمركب كالحج يحج عنه رجلا من مال الميت "یعنی خلاصہ کلام یہ ہے: اگر وہ بدنی عبادت ہو، تو وصی اس کے مرنے کے بعد میت کی طرف سے ہر واجب کے بدلے صدقہ فطر کی طرح کھانا کھلائے (یعنی صدقہ فطر کی مقدار فدیہ ادا کرے)، اور اگر مالی عبادت ہو، جیسا کہ زکوۃ، تو میت کی طرف سے واجب (زکوۃ) کی مقدار فدیہ ادا کرے اور اگر (بدنی و مالی سے) مرکب عبادت ہو، جیسا کہ حج، تو وصی میت کے مال سے اس کی طرف سے کسی شخص کو حج کروائے۔

مذکورہ عبارت کے الفاظ "یطعم عنه" کے تحت علامہ ابنِ عابدین شامی دِمشقی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1252ھ/1836ء) لکھتے ہیں: "من الثلث لزوما ان اوصى والا جوازا۔۔۔ في القهستاني ان الزكاة والحج والكفارة من الوارث تجزيه بلا خلاف اى ولو بدون وصيته "یعنی اگر وہ وصیت کرے، تو لازمی طور پر ایک تہائی مال سے فدیہ ادا کرے، ورنہ (یعنی اگر وہ وصیت نہ کرے، تو) پھر بھی میت کی طرف سے فدیہ دینا جائز ہے، "قہستانی" میں ہے کہ وارث کی جانب سے زکوۃ، حج اور کفارہ بغیر کسی اختلاف کے اُسے کفایت کرے گا، اگرچہ میت نے وصیت نہ کی ہو۔

(ردالمحتار مع الدرالمختار، جلد3، صفحہ471، مطبوعہ کوئٹہ)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1367ھ /1947ء) لکھتے ہیں:

"ایک مہینے کے اعتکاف کی منت مانی اور مر گیا، تو ہر روز کے بدلے بقدر صدقہ فطر کے مسکین کو دیا جائے یعنی جبکہ وصیت کی ہو اور اس پر واجب ہے کہ وصیت کر جائے اور وصیت نہ کی، مگر وارثوں نے اپنی طرف سے فدیہ دے دیا، جب بھی جائز ہے۔"

(بہارِ شریعت، جلد1، حصہ5، صفحہ1028، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

میت نے وصیت نہ کی ہو، تو اس کی طرف سے فدیہ ادا کرنے کے متعلق علامہ علاؤالدین حصکفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1088ھ /1677ء) لکھتے ہیں: "(ان) لم یوص و(تبرع ولیه به جاز) ۔۔۔ ویکون الثواب للولی" یعنی اگر میت نے وصیت نہ کی اور اس کا ولی اس کے معاملے میں احسان کرتے ہوئے فدیہ ادا کرے، تو جائز ہے اور ولی کو ثواب ملے گا۔ **(الدرالمختار، جلد3، صفحہ467، مطبوعہ کوئٹہ)**

سیدی امیر اَہلِ سُنَّت مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہْ لکھتے ہیں: "اگر ورثاء اپنے مرحومین کے لیے یہ (یعنی فدیہ کا) عمل کریں، تو یہ میت کی زبردست امداد ہو گی، اس طرح مرنے والا بھی ان شاء اللہ فرض کے بوجھ سے آزاد ہو گا اور ورثاء بھی اجر و ثواب کے مستحق ہوں گے۔"

(نماز کے احکام، صفحہ347، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

26شعبان المعظم1445ھ/08مارچ2024ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے